لے جاتے ہوئے راستہ میں پیپا کھ نام کے ایک گاؤں میں قیام پذیر ہوئے اور یہاں کے ایک سکول ماسٹر کی جو اپنے شکوک کی تسلی کے لئے ہر ایک نووارد سادھو سے بحث مباحثہ کیا کرتا تھا۔ ایسی اچھی تسلی کی۔ کہ وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا۔ اور معتقد بن گیا۔ اس کے بعد آپ قصبہ رام نگر پہونچے اور تقریباً ڈیڑھ ماہ میں اپنے اپدیشوں سے عوام کو موہ لیا۔ اس کے بعد واپسی کی ٹھانی۔ اور اکال گڑھ ہوتے ہوئے دوبارہ گوجرانوالہ تشریف لائے۔ اور گوجرانوالہ کے جین اور اجین عوام میں نئی زندگی ڈال دی۔ یہاں سے آپ عوام کی زبردست خواہش کے مطابق جموں تشریف لے گئے۔ اور سکھرۃ کی جانب جاتے ہوئے راستہ میں ایک گاؤں وشناہ میں شب بسری کے لئے ٹھہرے۔ جس دھرم شالہ میں آپ شری جی کا قیام تھا۔ وہ ایک پنڈت کے قبضہ میں تھی۔ جو روزانہ وہاں کتھا کیا کرتا تھا۔ اور کسی سادھو کو وہاں نہیں رہنے دیتا تھا۔ چنانچہ جب آپ کے قیام کی خبر اسے ملی۔ تو اوّل وہ لوگوں سے بہت ناراض ہوا۔ کہ تم نے میری اجازت کے بغیر کسی سادھو کو اندر کیوں داخل ہونے دیا۔

لیکن جب اُس نے کہا۔کہ اُن سادھو مہاراج کا جلال دیکھ کر مجھے روکنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ تو خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ آپ کیوں یہاں ٹھہرے ہیں۔ گو اُس کے لب و لہجہ میں سختی تھی۔ لیکن آپ نے حسبِ عادت نہایت میٹھی کلام سے فرمایا:۔

پنڈت جی! یہ وُہی بھارت ورش ہے۔ جہاں سادھوؤں کے لئے لوگ اپنا تن من دھن قربان کر دیا کرتے تھے۔ اور آج آپ مجھے دو ہاتھ زمین صرف رات بسر کرنے کے لئے نہیں دیتے۔ آج وُہ دھرم کہاں گیا جس کی کتھا آپ روزانہ لوگوں کو سُناتے ہیں۔ کیا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہیں۔ اور اِس کے بعد دھرم اور اُپدیش پر وُہ لیکچر دیا۔ کہ پنڈت جی کے ہوش کھُل گئے۔ اور دست بستہ اپنے کئے کی معذرت چاہی۔ آپ صبح وہاں سے روانہ ہو کر ڈھنڈوال ہوتے ہوئے منکھر ۃ تشریف لائے۔ اور وہاں سے چند یوم کے بعد ناروال۔ ناروال میں آپ کا شاہانہ استقبال کیا گیا۔ اور آپ نے

وہاں آپ نے چوماسہ گذارنے کی ٹھانی - اِس دوران میں بیساکھ شُدی اشٹمی سمت ۱۹۵۴ کے مُبارک دِن شری للت وجے جی مہاراج کو دُھوم دھام سے دیکشا دی گئی - اور آپ نے اپنا گیارھواں چوماسہ نارووال میں ہی کیا - اور شری شری ۱۰۰۸ شری وجیانند سوامی جی مہاراج المعروف شری آتمارام جی مہاراج کا جیون چرتر لکھا - جس کے مطالعہ سے جہاں شری مہاراج جی کی پاک اور نصیحت آموز زندگی سے کئی سبق ملتے ہیں - وہاں آپ شری جی کی علمیت پر بھی روشنی پڑتی ہے - چوماسہ ختم ہوا - اور آپ چند ہمراہی سادھوؤں بہمت امرت سر کی پوتر نگری میں تشریف لے آئے عوام کے دِل جو جدائی کے صدموں سے نڈھال اور دُنیاوی کشمکش سے پژمُردہ ہو رہے تھے - اُنہیں اُپدیش کے امرت سے سرسبز کیا -

اِنہی ایام میں آپ کو خبر ملی - کہ پنجاب کے بہت سے چیدہ اور برگزیدہ اصحاب جن میں سے لالہ گنگا رام آف انبالہ - لالہ گوجر مل نتھومل جی آف ہوشیارپور - لالہ نیالال جوہری لالہ پگول مہاراج

آف امرت سر خاص طور پر مشہور ہیں۔ ہمیں سور گیہ اچاریہ آتما رام جی مہاراج کے حکم کے مطابق آچاریہ گدی پر بٹھانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فوراً انہیں بلایا۔ اور صاف صاف کہہ دیا۔ کہ آپ اس ذمہ واری کے اٹھانے کے لئے ابھی تیار نہیں۔

واہ۔ کتنا ایثار ہے۔ کہاں تو ہم دنیاوی دھندوں کے کیڑے۔ کہ ذرا سی بڑائی اور حصولِ دولت کے لئے بڑی سے بڑی کمینگی اختیار کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور کہاں وہ پوتر رُوحیں۔ جو اپنے آپ کو ایک کام کے اہل سمجھتے ہوئے بھی اس سے احتراز کر رہی ہیں۔

بولو! ستری ولبھ وجے سُوری جی مہاراج کی جے۔
جَین دھرم کی جے۔"

یہی وجہ ہے۔ کہ جین سادھو کیا بلحاظِ آچار۔ اور کیا بلحاظ مرتبہ آجکل کے گئے گذرے زمانہ میں بھی نہ صرف ہندو قوم کی پرانی تہذیب کو بچائے ہوئے ہیں۔ بلکہ اپنے اُپدیشوں سے جگہ جگہ پھر کر ہندو نوجوانوں

میں عموماً اور جین میں خصوصاً زندگی کی نئی رُوح پیدا
کر رہے ہیں۔
کاش!
کہ ہندو قوم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر
پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔ چند یوم امرت سر میں قیام
کے بعد آپ نے جنڈیالہ گورو کا رُخ کیا۔ وہاں انبالہ کے
لالہ نانک چند جی کی پُتری کو دیکھشا دی گئی۔ اور اُس کا نام
دیو شری جی رکھا گیا۔ یہ کام کرنے کے بعد آپ نے اپنے
قدم مبارک پٹی کی جانب بڑھائے۔ وہاں آپ کا ارادہ
چوماسہ کرنے کا تھا۔ لیکن ابھی چوماسہ میں بہت دیر تھی۔ لہٰذا
آپ نے اُس وقت تک لاہور کی جانب اُپدیش کرنے کا ارادہ
کیا۔ چنانچہ اسی خیال کی بنا پر چند سادھوؤں کو پٹی میں چھوڑا
اور خود لاہور کی طرف رُخ کیا۔ راستہ میں ننگے پاؤں دھوپ
کی شدت راستہ کی تکلیف نے آپ کو ہری کی نامی ایک قصبہ
میں ٹھیرنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ آپ کسی دھرم شالہ کی تلاش میں

گاؤں میں وارد ہوئے۔ وہاں ظلم اور جیو ہنسا کے نظارے آپ کے
پوتر دل پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ کو بڑا رنج ہوا۔ لیکن اس
کے باوجود ساتھیوں کی تکلیف کو مدِنظر رکھتے ہوئے آپ نے وہاں
شب بسر کی۔ اور صبح ہی وہاں سے روانہ ہو کر گرمی کی شدت
کے باوجود بہت سا سفر جلدی جلدی ختم کر کے لاہور چھاؤنی پہنچے۔
صرف ایک رات ہی وہاں قیام فرمایا۔ اور اگلے دن لاہور کے
لوگوں کو درشن دیئے۔ یہاں پوجیرہ برادری کے اس وقت
دو تین خاندان ہی تھے۔ لیکن آپ نے اس کے باوجود ایک مہینہ
وہاں قیام فرمایا۔ اس بات کی حیرانی قدرتی طور پر ناظرین کو
ہوگی۔ کیونکہ یہی بات اُس وقت کے دوسرے جین سادھوؤں
کے دل میں بھی آئی۔ اور گجرات کے کئی سادھوؤں کی طرف سے
آپ شری جی کو خط ملے۔ کہ آپ یہاں کس لئے اتنی دیر تک براجمان
ہیں۔ آپ کا شریر تو تندرست ہے۔ کیا دوسرے سادھو تو
آنند سے ہیں؟ لیکن آپ شری جی نے جو عاقل اور فلسفیانہ
جواب دیا۔ وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ آپ

شری جی نے فرمایا:-

میں لاہور شہر کے اندر اپنے اُپدیشوں سے ایسا بیج بونا چاہتا ہوں۔ جو جلدی پھل لانے گا۔ میں اُنہیں اپنے اُپدیشوں سے اس بات کا قائل کرونگا۔ کہ میرے بتائے ہوئے اصول واقعی مکتی کا اصل راستہ ہیں۔

چنانچہ اس پیشینگوئی کا نتیجہ اس وقت دُنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ لاہور میں پوجیرہ برادری کی پھلواڑی کس شان سے لہلہا رہی ہے۔ اس کار خیر کے بعد آپ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے قصور کی سرزمین کو پوتر کیا۔ اور قصور اور ارد گرد کے علاقہ کے لوگوں کو درشن دیتے ہوئے پٹی تشریف لے گئے۔ اور وہاں سات سادھوؤں کی ہمراہی میں ۱۹۵۵ سنہ بکرمی کا بارھواں چوماسہ گذارا۔ چوماسہ ختم ہونے پر آپ ڈیرہ۔ جگراؤں۔ لدھیانہ میں دھرم اُپدیش کرتے ہوئے مالیر کوٹلہ میں تشریف آور ہوئے۔ اور سمت ۱۹۵۶ کا تیرھواں چوماسہ مالیر کوٹلہ میں ہی ہوا۔ آپ کے اُپدیش نے گذشتہ روایات کے مطابق یہاں بھی اتنا اثر کیا۔ کہ ایک شریف مسلمان

مولوی عبداللطیف اِسلام کا سچا معتقد ہونے کے باوجود آپ کی خدمت
کے لیے ترستا رہا۔ اور آپ کے اُپدیش سُننے میں کبھی ناغہ نہ کیا بلکہ
اِس کے لیے بھی گھنٹہ دو گھنٹہ روزانہ آپ سے دھرم چرچا کرتا رہا۔

مالیر کوٹلہ سے ہوشیارپور والوں کی دعوت پر آپ نابھہ، پٹیالہ
ہوتے ہُوئے سرہند کے راستہ ہوشیارپور تشریف لائے۔ اور بتاریخ
بیساکھ شدی چھٹ ۱۹۵ سنہ کو بڑی دُھوم دھام سے شری شری
۱۰۰۸ شری وجیانند جی مہاراج سورگباشی جین اچاریہ کی
پرتما کی پرتشٹھا کی۔ اور اپنا سمت ۱۹۵ کا چوماسہ وہاں ہی بسر کیا۔

اِس جگہ پھر پنجاب بھر کے جینیوں نے آپ کو گورو گدّی کی عزّت
پیش کی۔ لیکن آپ نے پہلے کی طرح انکار کر دیا۔ اِس پر عرض کیا گیا
کہ مہاراج! ہم تو سورگیہ اچاریہ جی کے اس حکم کے مُطابق جو اُنہوں
نے آخری وقت میں دیا تھا۔ کہ بھائی! چنتا مت کرو۔ میں تمہیں ولبھ
کے بھروسے چھوڑ رہا ہوں۔ وہ میری کمی کو پُورا کرے گا"۔ کی تعمیل
کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے گورودیو کے نام نامی کی عزت افزائی
کی۔ اور اُنہیں پریم سے نمسکار کرتے ہُوئے فرمایا۔ "میں ابھی اِس لائق

نہیں ہوا۔ کہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکوں۔ چنانچہ بہت بڑی بحث کے باوجود آپ نہ مانے۔

ہوشیارپور سے گڑھ دیوالہ۔ اُڑمڑ۔ میانی وغیرہ مقامات سے ہوتے ہوئے آپ ماگھ شدی ۱۳ سمت ۱۹۵۷ء کو جنڈیالہ میں ایک مندر کی پرتشٹھا کے لئے رونق افروز ہوئے۔ اور پنجاب بھر کے ہزارہا جین عوام کی موجودگی میں اس نیک کام کو انجام دیا۔ عوام سے پاٹھ شالہ فنڈ کی مدد کے لئے اپیل کی۔ جس میں بہت سا روپیہ موقع پر اکٹھا ہو گیا۔ اور بہت سے وعدے کئے گئے۔

بیساکھ شدی ۱۱ سمت ۱۹۵۸ کو امرتسر شہر میں شری آتمانند جین پاٹھ شالہ کے اجراء کا مہورت تھا۔ چنانچہ آپ کی تشریف آوری پر شری کشن دیے جی کی صدارت میں دھوم دھام سے ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اسپیچ کے سوا چند ریزولیوشن جو آپ کے مرتب کردہ تھے۔ پاس کئے گئے۔ جو ناظرین کی واقفیت کے لئے یہاں درج کرنا ضروری ہیں:-

ا۔ جنڈیالہ گورو میں شری آتمانند جین پاٹھ شالہ پنجاب کے لئے

جن شہریوں نے چندہ میں اپنے نام نہیں لکھوائے تھے۔ وُہ اب اپنا نام ضرور لکھوائیں۔

2۔ یکم مئی ۱۹۰۱ئہ سے ہر ایک جین روزانہ ایک پائی ضرور پائی فنڈ کے لئے جمع کرے۔ فی الحال دس سال تک یہ پابندی رہیگی۔

3۔ لڑکے کی شادی پر پانچ روپے اور لڑکی کے بیاہ پر دو روپے شری آتما نند جین پاٹھشالہ پنجاب امرت سر کے لئے دان نکالا جائے۔ زیادہ دینا ہر ایک کی مرضی پر منحصر ہے۔

4۔ جس طرح جین مندروں میں شادی کے موقعہ پر روپے چڑھائے جاتے ہیں۔ ویسے ہی پاٹھشالہ میں بھی چڑھائے جائیں۔

5۔ کلپ سوتر کی بولیاں اور گیان پنچمی کا جو چڑھاوا ہوتا ہے۔ وُہ سب پاٹھشالہ کے فنڈ میں جمع کیا جائے۔

6۔ چیتر ماس وغیرہ میں جو لوگ جین سادھوؤں کی سیوا میں آ کر جس طرح چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ ویسے ہی شری آتما نند جین پاٹھشالہ پنجاب کے لئے حسب توفیق دان دیں۔

اُس سال یعنی سمت ۱۹۵۸ کا پندرھواں چوماسہ امرت سر میں کرتے ہُوئے آپ نے گوتم کلت وغیرہ گرنتھ کا ہندی ترجمہ چھپوایا۔
اس کے بعد شری آتمانند جین سبھا پنجاب کے دُوسرے سالانہ جلسہ میں شامل ہوکر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۱ء کو امرت سر کے پاس شدہ ریزولیوشنوں میں چند ترامیم کیں۔

لاہور میں ایک ماہ کے قیام کے بعد آپ قصور۔ امرت سر ہوتے ہُوئے ہاڑ بدی ۵ سمت ۱۹۵۸ کو جنڈیالہ میں تشریف آور ہُوئے۔ اور بڑی دُھوم دھام سے دو سادُھوؤں کو دکھشا دی۔ جن کے نام شری وِنود وجے جی اور کمل وجے جی رکھے گئے۔ اور آپ اپنا سمت ۱۹۵۹ کا سولھواں چوماسہ گذارنے کے لئے پٹی تشریف لے آئے۔ چوماسہ وہاں گذار کر امرت کی بارش کرتے ہُوئے آپ زیرہ مالیر کوٹلہ ہوتے ہُوئے انبالہ پہنچے۔ اور سمت ۱۹۶۰ کا ستارھواں چوماسہ وہیں کیا۔ اس کے ساتھ ہی ۸، ۹ر اگست ۱۹۰۳ء کو شری آتمانند جین سبھا پنجاب کے سالانہ جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ اور انبالہ میں ایک پاٹھشالہ قائم کی۔ جو اب شری آتمانند جین

ہائی سکول کے نام سے اپنے آپ کو مشہور کر رہی ہے۔ اور اُس سے جہاں جین بچے فائدہ اُٹھاتے ہیں وہاں شہر کے دیگر بچے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

انبالے سے سامانہ تشریف آوری پر آپ کا دُھوم دھام سے استقبال کیا گیا۔ جس میں ہزارہا آدمیوں نے حصہ لیا۔ آپ کے یہاں کے اُپدیش کا بہت سے ستھاناک واسی جینیوں پر اثر پڑا۔ اور وُہ آپ کی شرن میں آ گئے۔ لیکن ایک شخص، جو آپ کا امتحان لینا چاہتا تھا یعنی لالہ سُورج مل جی ستھاناک واسی نے آپ سے عرض کیا۔ کہ میں آپ کا معتقد ہو چکا ہوں۔ لیکن اگر آپ گورُودیو شری سوہن لال جی کے ساتھ شاستر ارتھ کر کے اُنہیں مات دے دیویں۔ تو میں مکمل طور پر آپ کی شرن میں آ جاؤنگا۔ اور اگر آپ ہار گئے۔ تو آپ کو ہمارے گورُو کا بھگت ہونا پڑے گا۔

آپ نے فوراً قبول کر لیا۔ اور کہا کہ میں ہر وقت تیار ہوں۔ اُس نے شری سوہن لال جی سے یہ بات کہی۔ اُنہوں نے بھی یہ مان

لیا۔ لیکن شاستر ارتھ کرنے کے لیے منتخب جگہ پر خود نہ آئے۔ بلکہ ایک چیلہ کو بھیجدیا۔ جو کسی لحاظ سے بھی اس قابل نہ تھا۔ نتیجہ کے طور پر اُسے شکست ہوئی۔ اور لوگوں کے دِلوں پر آپ کی عالمانہ شخصیّت کا اثر ہوا۔ اور آپ وہاں کے لوگوں کے دِلوں میں ہمیشہ کے لیے اپنی بھگتی کا اثر چھوڑ کر نابھہ تشریف لے آئے۔

چونکہ شری سوہن لال جی اور اُن کے رُفقاء کار بہُت بڑی شکست کے باوجُود عوام میں آپ کے خلاف پرچار کر رہے تھے۔ اِس لئے لوگ آپ کے درشنوں کے لئے اس وجہ سے بیتاب تھے۔ کہ وُہ کون مہاراج ہیں۔ جن کی یہ بُرائی کر رہے ہیں۔ لیکن اوّل تو آپ کے درشنوں سے ہی اُن کے دِلوں سے تاریکی کا پردہ ہٹ گیا۔ دُوسرے نابھہ کے لالہ جیوا رام اگروال کی دعوت پر جو شاستر ارتھ دوبارہ مہاراجہ ہیرا سنگھ والئے نابھہ کی موجُودگی میں شری سوہن لال جی کے چیلے اور سے چند رجی کے ساتھ ہُوا۔ اس میں آپ کی جیت ہوئی۔ اور مہاراجہ صاحب نے خُود اپنی زبان سے آپ کی تعریف کی۔

آپ کی اس بڑی کامیابی اور ستھاناک واسیوں کی ناکامی کو جہاں نابھہ کے لوگ تاریخی طور پر یاد رکھیں گے۔ وہاں ہندوستان کے دوسرے لوگ بھی "نابھا کا شاستر ارتھ" نامی کتاب پڑھ کر ہمیشہ آپ شری جی کی علمیت کے گن گایا کریں گے۔

اس نمایاں کامیابی کے بعد آپ عوام کی زبردست خواہش پر سامانہ تشریف لے گئے۔ اور سمت ۱۹۶۱ کا اٹھارھواں چوماسہ وہاں کر کے آپ نے مالیر کوٹلہ ہوتے ہوئے رائیکوٹ والوں کی قسمت بلند کی۔ اور وہاں کوئی شوتیامبر نہ ہونے کے باوجود بھوکے پیاسے رہ کر دھرم اپدیش دے کر لوگوں کے دلوں میں اپنا پریم پیدا کیا اور لدھیانہ ہوتے ہوئے سمت ۱۹۶۲ کا انیسواں چوماسہ زیرہ میں آ کر کیا۔ اور یہاں پنجاب بھر کے جینیوں کو نئے قسم کی پوجا بتائی۔ اور اپنی مذہبی رعایات کے پیش نظر سنگھ یا اُن منڈل کے ساتھ دوبارہ رائیکوٹ تشریف لا کر امرت کی بارش کی۔ اور سمت ۱۹۶۳ کا بیسواں چوماسہ گذارنے کے لئے لدھیانہ میں چلے گئے یہاں چوماسہ بسر کرنے کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی۔ کہ لدھیانہ میں

آپ کی تشریف آوری پر دو سنیاسی انکو ای ساؤھو آپ کے پاس آئے - اور شاستر ارتھ کرنے کیلئے دعوت دی - آپ نے اُن کو بھی شکست یاد دلائی - لیکن وُہ بضد ہوئے - چنانچہ آپ اُس جگہ ٹھیر گئے - لیکن اُن ساؤھوؤں کا پتہ نہیں کیا ہوا - کہ وُہ دوبارہ لدھیانہ میں آپ کو درشن نہ دے سکے - لیکن اگر آپ لدھیانہ سے چلے آتے - تو وُہ ضرور آپ کے خلاف یہ مشہور کرتے - کہ شاستر ارتھ نہ کر سکنے کی وجہ سے آپ لدھیانہ سے بھاگ آئے - حالانکہ آپ اُن سے ہر لحاظ میں فضیلت رکھتے ہیں -

پھر ماسہ میں آپ کو بخار شروع ہوگیا تھا - اور آپنے بیمار ہونے کے باوجود اُپدیش سے کبھی مُنہ نہ موڑا تھا - اِسی حالت میں ہی نکودر چلے آئے - یہاں نزرہ کے حکیم ہردیال جی کے علاج سے کچھ فائدہ ہونے پر آپ نے نزرہ جاکر مکمل علاج کروا یا - اور شری پارش ناتھ پربھو کی ہندی بھاشا میں پنج کلیانک کی پوجا ماگھ سمت ۱۹۶۳ میں بنائی - اور پٹی کی طرف سے ہوتے

ہوئے جنڈیالہ امرتسر میں دھرم اُپدیش دیتے گوجرانوالہ تشریف لائے۔

گوجرانوالہ میں شری گورو مہاراج آچاریہ آتمارام جی کی سمادھ بنوائی گئی تھی۔ اور اُس میں شری مہاراج جی کے چرن کمل کی پرتشٹھا ہونی تھی۔ بہت انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن لیکا یک پلیگ کے خوفناک مرض نے شہر والوں کو خوفزدہ کر دیا۔ اور سب کام رُک گیا۔ گو اہلِ گوجرانوالہ اس شبھ کام کی تکمیل کے لئے مصر تھے۔ لیکن آپ نے اُنہیں سمجھایا۔ اور خود رام نگر کی تیرتھ یاترا کرتے ہوئے قلعہ دیدار سنگھ۔ خانقاہ ڈوگراں۔ لاہور ہوتے ہوئے امرتسر کی سرزمین کو پوتر کرنے چلے آئے۔ آپ کا سمت ۱۹۶۴ کا اکیسواں چوماسہ امرتسر میں ہی ہوا۔ جس میں دُنیاوی دھندوں سے گھبرائی ہوئی رُوحوں نے شانتی پائی۔

چوماسہ ختم ہوا ہی تھا۔ کہ آپ کے گرہستی برادر بزرگوار شری کھیم چند بھائی جی بڑودہ والوں کی طرف سے پیغام لے کر پہنچے۔ کہ ہمیں کافی مدت ہجر کی مصیبتیں اُٹھاتے گذری۔ اب

اب انتظار ناممکن نظر آتا ہے۔ پنجاب والوں کی قسمت آپ بلند کر چکے۔ اب ہمارے دِلوں میں اُپدیش دے کر شانتی دیجیئے۔ اور سرفراز کیجئے۔

جہاں شری کھیم چند بھائی جی کی تشریف آوری سے آپ کو۔ جین منڈل کو۔ عقیدتمندوں کو بہت بڑی خوشی ہوئی۔ وہاں ٹڑدوہ والوں کا پیغام پنجاب کے جین پریوار پر اوس بنکر گرا۔ سب نے عرض کیا۔ کہ یا ناتھ! گورو مہاراج تو ہمیں آپ کے ہی بھروسے چھوڑ گئے تھے۔ اب آپ ہمیں کیوں چھوڑ رہے ہیں۔ ہم آپ کو کہیں پنجاب سے باہر نہ جانے دینگے۔

آپ نے اُنہیں شانتی دیتے ہوئے فرمایا:- بھائیو! میں نے پنجاب میں اپنی زندگی کا بہت سا حصّہ گزار دیا۔ اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا۔ میں نے آپ کو جین دھرم کی بابت بتلایا۔ اب مجھے جین منڈل کے سادھوؤں اور دوسرے صوبوں کے حالات دیکھنا اور ملنا جلنا ضروری ہے۔ اور اس پر بھی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ پھر ایک دفعہ ضرور تمہارے پاس آؤں گا۔

چنانچہ بیس سال تک پنجاب کے جین اور اجین عوام میں آپنی محبت کا اٹل بیج بو کر اُن کے کیریکٹر کو بلند کر کے آپ نے گجرات جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور امرت سر سے روانہ ہو کر مگھر بدی ایکم سمت ۱۹۱۶ کو ترنتارن آ گئے۔ ابھی وہاں جا کر آرام کرنے ہی لگے تھے۔ کہ وو ستھانک واسی سادھو گھاسی رام اور جنگل کشور دوڑے دوڑے آئے۔ اور آپ کے چرنوں میں گر کر رونے لگ گئے۔ اور عرض کیا۔ بھولے ہوئے کو اصلی راستہ پر لائیے۔ آپ نے اُنہیں دلاسا دیا۔ اور اپنے پاس رہنے کی آگیا دی۔

چند یوم وہاں رہ کر آپ امرت سر کو روانہ ہو پڑے۔ جب آپ امرت سر کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ تو چند نوجوان لڑکوں نے جو ستھانک واسی تھے۔ دونو سادھوؤں گھاسی رام اور جنگل کشور سے جھگڑا شروع کر دیا۔ لیکن لالہ پنّالال جی جوہری کے فوراً پولیس بلانے کی وجہ سے بھاگ گئے۔

آپ اُنہیں ہمراہ لے کر لالہ پنّالال جی کے مکان میں ہی

رونق افروز ہو گئے۔ اِسی اثنا میں سنتھا تک واسیوں نے عدالت
میں دعوٰے دائر کر کے اِس بنا پر کہ جگل کشور نا بالغ ہے۔ اور
اُسے زبردستی شری دلبھ دیجے جی مہاراج سادھو بنانا چاہتے
ہیں۔ گرفتاری کے وارنٹ لے کر جگل کشور کو لے جانا چاہا۔ لالہ
پنالال جی نے جگل کشور کو آپ سے لے کر اُن کے ساتھ بھیج دیا۔
لیکن جب عدالت نے دعوٰے خارج کرتے ہوئے جگل کشور کی
نسبت فیصلہ دیا۔ کہ یہ بالغ ہے۔ جو چاہے اپنی مرضی سے کر
سکتا ہے۔ تو وہ دھوم دھام سے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔
اور مگھر شدی ۱۱ سنہ ۱۹۶۳ بکرمی کو آپ نے دونو کو دیکھشا دی۔
اور گھاسی رام جی کا نام دگیان دجے جی اور جگل کشور جی کا دیدھ
دجے جی رکھا گیا۔

اِس کار خیر کو سر انجام دینے کے بعد آپ جنڈیالہ۔ جالندھر
لدھیانہ ہوتے ہوئے انبالہ پہونچے۔ اور وہاں امرت کا مینہ برساتے
ہوئے دہلی۔

آپ کا ارادہ دہلی ٹھیرنے کا نہ تھا۔ لیکن پبلک کی زبردست

خواہش اور شری کھیم چند بھائی جی کی مجبوراً رضامندی سے آپ
وہاں ٹھہر گئے۔ اور عوام کی خواہش کے مطابق ہستناپور تیرتھ یاترا
کرنے کو روانہ ہوئے۔ پانچ چھ یوم کی سفر کی سخت مشکلات کے بعد
آپ پھاگن سُدی ۱۳ سمت ۱۹۶۴ کو وہاں پہونچے۔ اور تیرتھ یاترا
کر کے واپسی پر میرٹھ ہوتے ہوئے بنولی پہنچے۔ اور وہاں اپنے
قدرتی جلال اور اُپدیش کے اثر سے جین مندر بنوا کر ریواڑی
کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی آپ ریواڑی پہونچے تھے۔ کہ گوجرانوالہ
سے لالہ جگن ناتھ جی دو خط لے کر پہونچے۔ ایک تو گوجرانوالہ
پوجیرہ۔ برادری کی طرف سے تھا۔ اور دوسرا ۱۰۸ شری اچاریہ
کمل وجے مہاراج اور اُپادھیائے شری ویر جی وجے مہاراج
کی طرف سے تھا۔ جو اُن ایام میں گوجرانوالہ تشریف لائے
ہوئے تھے۔ جس میں آپ شری جی کو خطاب کر کے لکھا گیا تھا۔
کہ " ستھانک واسیوں کی طرف سے گوجرانوالہ کے کھتری۔
براہمن اور دوسری اقوام کو بہکا کر ۲۹ مئی شام کے ۷ بجے یہاں
ایک جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں جین شاستروں اور جین